www.saaid.net/kutob/index.htm

**موضوع الخطبة : خصائص الشريعة الإسلامي – جزء ۴**

**الخطيب** : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

**لغة الترجمة** : الأردو

المترجم : سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

## موضوع:[1]

## اسلامی شریعت کی امتیازی خصوصیات -قسط ۴

### پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(يَا أَيُّهَا الذين آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مسْلِمُون).

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا).

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

### حمد وثنا کے بعد!

سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے، سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، (دین میں) ایجاد کردہ ہر نئی چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

[1] میں نے خطبات کے اس سلسلہ کو تیار کرنے میں بنیادی طور پر شیخ عمر بن سلیمان الأشقر کی کتاب "مقاصد الشریعۃ الإسلامیۃ" پر اعتماد کیا ہے، پھر اس میں اللہ کی توفیق اور آسانی سے کچھ اضافے بھی کیے ہیں۔

اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کی تعظیم بجالاؤ' اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے باز رہو' نیکی کام انجام دینے اور برے کام سے باز رہنے پر صبر سے کام لو اور جان رکھو کہ اللہ تعالی نے ایک عظیم مقصد کے پیش نظر شریعتیں مقرر فرمائی، وہ یہ کہ لوگوں کو دین ودنیا کی بھلائی کی رہنمائی کی جائے، کیوں کہ انسانی عقل بذات خوت ایسے قوانین واحکام وضع نہیں کرسکتی جو لوگوں کو سیدھی راہ کی رہنمائی کرسکیں، بلکہ یہ اس اللہ کی خصوصیات میں سے ہے جو اپنی صفات میں کامل، اپنے افعال واقوال اور تقدیر میں حکیم، اپنی مخلوق کی مصلحتوں سے باخبر اور ان پر مشفق ومہربان ہے، جبکہ انسان کا علم بہت ناقص ہے۔

اے مومنو! گزشتہ خطبات میں ہم نے اسلامی شریعت کے پندرہ خصائص پر گفتگو کی تھی اور آج اسی سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہیں:

١٦- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ ہر پاکیزہ چیز کو حلال اور ہر گندی اور خبیث چیز کو حرام قرار دیتی ہے، اللہ تعالی نے اپنے نبی کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا: (ويُحِل لهم الطيبات ويُحرم عليهم الخبائث).

ترجمہ: پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں۔

١٧- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ معنوی طہارت وپاکیزگی کی دعوت دیتی ہے، چنانچہ اس کی تعلیمات سے نفوس کا تزکیہ ہوتا اور دلوں کو پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (هو الذي بعث في الأميين رسولا منهم يتلو عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة)،

ترجمہ: وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔

مثال کے طور پر نماز ہی کو لیجئے، اس سے نفس کو پاکیزگی وراحت ملتی ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے بلال! نماز کی اقامت کہو، ہمیں اس سے راحت پہنچاؤ)[1]۔ یعنی نماز کے ذریعہ راحت پہنچاؤ، آپ ان کو اذان اور اقامت کا حکم دیتے تاکہ آپ کو سکون وراحت ملے۔

[1] اسے ابوداود (۴۹۸۵) اور احمد (۵/ ۳۶۴) نے روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح کہا ہے۔

زکاۃ کے ذریعہ مال پاک ہوتا، نفس کو بخالت سے پاکیزگی ملتی ہے، اس کے ذریعہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کیا جاتا ہے، اور شکر، دل کی طہارت کا ذریعہ ہے، زکاۃ سے فقیر و مسکین کی ضرورت پوری ہوتی ہے، فقیروں اور مالداروں کے درمیان حسد کا خاتمہ ہوتا ہے، اس طرح پورا معاشرہ پاک و صاف ہوجاتا ہے۔

روزہ سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ تمام اعمال خالص اللہ کے لیے انجام دیے جائیں، چنانچہ دل ریا و نمود سے پاک ہوجاتا ہے، بکثرت کھانے پینے سے نفس کے اندر جو تکبر اور غرور پیدا ہوجاتا ہے، روزہ کے ذریعہ اس سے بھی وہ پاک ہوجاتا ہے۔

حج میں تمام حجاج احرام کا لباس زیب تن کرتے ہیں، جس کے ذریعہ ان کے نفوس احساسِ تعیش سے پاک ہوتے ہیں، مشاعر مقدسہ میں ایک جیسے کھڑے ہوتے ہیں، ایک دوسرے سے متعارف ہوتے اور آپسی اخوت و محبت پیدا ہوتی ہے، ایک جیسی اطاعتوں کے ذریعہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں، چنانچہ ان کے نفوس کا تزکیہ ہوتا ہے۔

اللہ کا ذکر تو نفوس کے تزکیہ کا سب سے بڑا میدان ہے، چنانچہ قرآن کی تلاوت، صبح و شام کی دعاؤں کا ورد اور نماز کے بعد کے اذکار کی پابندی، نفوس کی تزکیہ اور پاکیزگی کے عظیم ترین اسباب ہیں۔

اسلام کا اخلاقی نظام نفوس کے تزکیہ کا سب سے عظیم ذریعہ ہے، جیسے والدین کی فرمانبرداری، صلہ رحمی، اہل خانہ اور پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اور ضعیف و نادار لوگوں کی مدد۔

اسلامی تعلیمات میں نفوس کے تزکیہ و طہارت کے جو خاصیتیں پائی جاتی ہیں، ان کی یہ چند مثالیں تھیں جو آپ کے سامنے پیش کی گئیں۔

۱۸- اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ جسمانی طہارت کی بھی دعوت دیتی ہے، چنانچہ جمعہ کے دن اور جنابت کے بعد غسل کرنے، وضو کے لئے طہارت حاصل کرنے، (پیشاب و پاخانہ سے فارغ ہوکر) پانی اور پتھر سے پاکی حاصل کرنے، اور فطری سنتوں پر عمل کرنے کا حکم دیتی ہے، جیسے مونچھ کترنا، داڑھی چھوڑنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا اور زیر ناف کے بال صاف کرنا[1]۔

---

[1] دیکھیں: بخاری (۵۸۸۹) اور مسلم (۲۵۷) نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے جو حدیث روایت کی ہے۔

۱۹-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ آسانی پیدا کرتی اور مشقت کو دور کرتی ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:(يريد الله بكم **اليسر** ولا يريد بكم العسر)

ترجمہ:اللہ تعالی کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں۔

نیز اللہ تعالی فرماتا ہے: (فاتقوا الله ما **استطعتم**)

ترجمہ:جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔

نیز فرمایا:(لا يكلف الله نفسها إلا وسعها)

ترجمہ:اللہ تعالی کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:(...جب میں تمہیں کسی چیز کی بجا آوری کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ)[1]۔

۲۰-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ ایک سچا اور آسان دین ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:(اللہ کو سب سے زیادہ وہ دین پسند ہے جو سیدھا اور سچا ہو)[2]۔خرید و فروخت میں اسلام نے سچائی اور راست بازی کا حکم دیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے:(اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے)[3]۔یعنی وہ اپنے قرضوں کا تقاضا کرتے وقت فقیر و محتاج پر سختی نہیں کرتا، بلکہ نرمی اور لطافت کے ساتھ مطالبہ کرتا ہے، اور تنگ دست کو مہلت دیتا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: (وإن كان ذو عسرة فنظرة إلى ميسرة وأن تصدقوا خير لكم إن كنتم تعلمون).

ترجمہ:اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہئے اور صدقہ کرو تو تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے، اگر تم میں علم ہو۔

---

[1] اسے بخاری (۷۲۸۸) اور مسلم (۱۳۳۷) نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[2] اسے بخاری نے کتاب الإیمان، باب: الدین یسر میں تعلیقا روایت کیا ہے، احمد نے اپنی مسند (۵/۲۶۶) میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:(میں سیدھے اور سچے دین کے ساتھ بھیجا گیا ہوں)۔

[3] اسے بخاری (۲۰۷۶) نے جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

اسلام کی نرمی ہی ہے کہ اس نے برائی کا بدلہ اچھائی سے دینے کی ترغیب دی، فرمان باری تعالی ہے: (ادفع بالتي هي أحسن)

ترجمہ: برائی کو اس طریقے سے دور کریں جو سراسر بھلائی والا ہو۔

اسی طرح اسلام نے غصہ پی جانے اور ظالم کو در گزرنے کا بھی حکم دیا ہے: (والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس).

ترجمہ: غصہ پینے والے اور لوگوں سے در گزر کرنے والے ہیں۔

اسلام کی نرمی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس نے مومنوں کے ساتھ عاجزی اور فروتنی اختیار کرنے پر ابھارا، اللہ تعالی فرماتا ہے: (**واخفض جناحك** لمن اتبعك من المؤمنين)

ترجمہ: اس کے ساتھ فروتنی سے پیش آ، جو بھی ایمان لانے والا ہو کر تیری تابعداری کرے۔

اللہ تعالی نے مومنوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا: (**أذلة** على المؤمنين).

مذکورہ تمہید کے بعد آپ جان رکھیں کہ شریعتوں کے اہداف و مقاصد کو سمجھنے کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے، جو شخص اس مقدمہ کو سمجھ لے، اس کے لیے اللہ کی اس حکمت کو سمجھنا آسان ہو جائے گا جس کے پیش نظر اللہ نے شریعتیں نازل فرمائی۔

- **اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے‘ مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے‘ میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں‘ آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں‘ یقیناوہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔**

**دوسرا خطبہ:**

**الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.**

حمد وصلاۃ کے بعد!

۲۱-اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ احسان پر ابھارتی ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے اسلام کے ہر ایک حکم میں احسان کو واجب قرار دیا ہے، یہاں تک ذبح میں بھی، یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرتے ہوئے احسان کو ملحوظ خاطر رکھنے کا

حکم دیتے ہوئے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان (اچھا سلوک کرنا) فرض کیا ہے، لہٰذا جب تم قتل کرو تو اچھی طرح کرو[1] اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور جب تم ذبح کرو تو اپنی چھری کو تیز کر لیا کرو اور ذبیحہ کو (ذبح کرتے وقت) آرام پہنچاؤ)[2]۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہر حال میں احسان واجب ہے، یہاں تک کہ خون بہاتے ہوئے بھی خواہ حیوان ناطق (انسان) کا خون ہو یا چوپائے کا، چنانچہ انسان کو چاہئے کہ (قصاص وتعزیر کے طور) پر جب انسان کو قتل کرے تو اچھی طرح کرے اور جانور کا خون بہائے تو اچھی طرح بہائے[3]۔

شریعت اسلامیہ میں احسان کی مثال یہ بھی ہے کہ اس نے جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے پر ابھارا ہے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی کہ ایک عورت قیامت کے دن جہنم میں صرف اس لئے جائے گی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ کر رکھا، نہ تو اسے کھانا کھلایا اور نہ ہی اسے آزاد چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں سے اپنا پیٹ بھر سکے[4]۔

مخلوق کے تئیں احسان کا سب سے بلند درجہ یہ ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے، شریعت نے قرآن کریم میں چھ مقامات پر اس کا حکم دیا ہے اور اس کے برخلاف (والدین کی نافرمانی سے) منع کیا ہے، مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ملاحظہ کریں: (وقضى ربك ألا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحسانا).

ترجمہ: اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔

اللہ نے عام لوگوں کے ساتھ بھی گفتگو میں نرم لہجہ اختیار کرنے کا حکم دیا، فرمان باری تعالیٰ ہے: (وقولوا للناس حُسنا وأقيموا الصلاة).

ترجمہ: لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، نمازیں قائم رکھنا۔

---

[1] یعنی شرعی طور پر جو قتل کا مستحق ہو، اسے قتل کرو، جیسے قاتل اور باغی وغیرہ، اور یہ کام حاکم وقت (ولی امر) کی جانب سے انجام دیا جائے۔

[2] اسے مسلم (۱۹۵۵) نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[3] الفتاوی الکبری: (۵/۵۴۹)

[4] اسے بخاری (۷۴۵) اور مسلم (۲۲۴۲) نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

بلکہ اسلام نے اس قیدی کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم دیا ہے جو مسلمانوں سے برسر جنگ تھا لیکن ان کے ہاتھوں قید ہو گیا، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما وأسيرا).

ترجمہ: اور اللہ تعالی کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔

اسلامی شریعت کی یہ چند امتیازی خصوصیات ہیں، جو شخص انہیں جان لے اور سمجھ لے وہ اسلامی شریعت میں پوشیدہ اللہ کی حکمت سے بھی واقف ہو جائے گا اور ہمارے زمانے کے منافقوں یعنی سیکولزم کے علمبرداروں کی گمراہی بھی اس پر آشکار ہو جائے گی جو اسلام اور اس کے احکام پر طعن و تشنیع کے نشتر برساتے اور یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ ایک پسماندہ اور دقیانوس مذہب ہے۔

- آپ یہ بھی یاد رکھیں-اللہ آپ کے ساتھ رحم کا معاملہ کرے-کہ اللہ نے آپ کو ایک بہت بڑے عمل کا حکم دیا ہے، اللہ فرماتا ہے:

(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ترجمہ: اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

- اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔
- اے اللہ! ہمیں اپنی محبت اور ہر اس عمل کی محبت عطا فرما جو تجھ سے قریب کر دے۔
- اے اللہ! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔
- اے اللہ ! ہمارے تمام گناہوں کو معاف فرما، چھوٹے ہوں یا بڑے، پہلے کے ہو ں یا بعد کے، علانیہ ہوں یا پوشیدہ۔
- اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

- سبحان ربنا رب العزة عما يصفون، وسلام على المرسلين، والحمد لله رب العالمين. اللهم صل وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه.


**از قلم:**

ماجد بن سلیمان الرسی

www.saaid.net/kutob

**مترجم:**

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com